دستور ساز اسمبلی میں مولانا عبدالحق رحمہ اللہ کا تعمیری اور تاریخی کردار

معروف سکالر جناب ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری، کراچی

گذشتہ کئی سالوں سے (ماہنامہ الحق) شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رح کی سرپرستی میں نکل رہا ہے، اور میں اسے تقریباً مسلسل دیکھ رہا ہوں، اس مدت میں اس کے علمی مضامین، تحقیقی مقالات، فکر انگیز تبصرے، سیاسی حالات و مسائل پر ایمان افروز اداریئے اور مختلف دینی موضوعات اور ملک کے سیاسی، سماجی، اخلاقی مسائل پر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رح کی تقاریر پڑھ رہا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ یہ دینی افکار اور اسلامی علوم و معارف کا بیش بہا سرمایہ ہے جو الحق کے صفحات میں جمع ہو گیا ہے، اس کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہ اللہ اور دارالعلوم حقانیہ کی خدمت کا میدان صرف درس و تدریس ہی نہیں بلکہ علم و تحقیق، تبلیغ و اشاعتِ دین اور ملک و ملت کی زندگی کے مختلف گوشوں تک پھیلا ہوا ہے۔

الحق کا پیشِ نظر شمارہ اپریل کا ہے جو "دستور اور دستور ساز اسمبلی" کے عنوان سے ہے۔ اس میں صرف دو مضمون ہیں۔ پہلا چھپن صفحے کا مضمون ایڈیٹر الحق مولانا سمیع الحق کے قلم سے ہے اس میں دستور ساز اسمبلی میں مسودۂ آئین کو اسلامی، جمہوری اور عوامی بنانے والی ترمیمات حزبِ اختلاف کے نقطۂ نظر اور حزبِ اقتدار کے ردِ عمل کی نہایت جامع اور مستند روداد ہے۔ دوسرا حصہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رح کی اسمبلی میں اُن تقاریر پر مشتمل ہے جو انہوں نے دستور کی مختلف دفعات پر ترامیم پیش کرتے ہوئے کی تھیں۔

> ان کی نظر دستور کی دفعات، اسکی زبان و بیان اور اسکے عواقب و نتائج پر کتنی گہری ہے، ان کی ترمیموں اور تقریروں کے مطالعے سے ان کے پختہ سیاسی شعور اور کمالِ بصیرت کا اندازہ ہوتا ہے

الحق کا یہ شمارہ ایک تاریخی دستاویز ہے، یہ ایک ایسا آئینہ ہے جس میں حزبِ اقتدار اور حزبِ اختلاف دونوں اپنے افکار و شخصیت کے حقیقی خدوخال دیکھ سکتے ہیں۔ یہ پاکستان کے ایک اہم اور نازک دور کی تاریخ ہے جو ملک کے مستقبل کو متاثر کرے گی اور آئندہ نسلیں اسی تاریخ کی روشنی میں موجودہ دور اور اس کے راہنماؤں کے بارے میں اچھے یا بُرے الفاظ میں یاد کریں گی۔ ایڈیٹر الحق نے ملک کی تاریخ کے ان نازک لمحات اور دستور سازی کی اس روداد کو نہایت چابکدستی اور دیانتداری کے ساتھ مرتب کر دیا ہے۔

مولانا عبدالحق صاحبؒ نے دستور کی مختلف دفعات میں جو ترامیم پیش کیں اور ان کے لیے جو دلائل دیئے، اُن کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی نظر دستور کی دفعات، اس کی زبان و بیان اور اس کے عواقب و نتائج پر کتنی گہری نظر ہے۔ ان کی ترمیموں اور تقریروں کے مطالعے سے ان کے پختہ سیاسی شعور اور کمالِ بصیرت کا اندازہ ہوتا ہے۔

بعض سیاسی اور نام نہاد اسلامی جماعتوں سے ان کے بنیادی اختلافات معلوم و مشہور ہیں لیکن یہ ان کے اعلیٰ ظرف کی دلیل ہے کہ تعمیرِ ملت کے کاموں میں اپنے رویئے پر اس کی پرچھائیں بھی نہیں پڑنے دیں۔

کچھ بزرگوں کے تذکرے ہم نے کتابوں میں پڑھے ہیں کہ انہوں نے اپنے علم و بصیرت اور عزیمت و دعوت کی ہر زمانے میں شمع روشن کی اور اپنے نقشِ قدم دوسروں کے لیے راہنما چھوڑ گئے۔ مولانا عبدالحق رح اس دور میں انہی علمائے حق کی یادگار ہیں۔ مولانا موصوف نے دستور سازی میں جو تعمیری اور نہایت اہم کردار ادا کیا ہے وہ ان کی ملی، دینی خدمات اور ان کی سیرت کا ایک نہایت اہم اور روشن باب ہے۔ سوانح حیات کے اس باب کی تالیف کے لیے الحق کے اس شمارے میں بہترین مواد جمع کر دیا گیا ہے۔